✪ شاہ جی نے انگریز کے خلاف بیک وقت کئی محاذوں پر جنگ لڑی
✪ نئی نسل کے فکری رابطے اپنے اسلاف سے ختم ہو رہے ہیں
✪ جمہوریت اور سیکولرازم سے نجات میں پاکستان کی بقا ہے

دارِ بنی ہاشم میں امیرِ شریعت کی یاد میں منعقدہ تقریب سے سید عطاء المحسن بخاری، مفتی منظور احمد تونسوی، سید عطاء المہیمن بخاری، ملک وزیر غازی، چودھری محمد شفیق، ولی محمد واجد اور دیگر مقررین کا خطاب

آزادیٔ وطن کے پچاس سال پورے ہونے پر ضروری ہے کہ قوم کو نصف صدی کی ناکامیوں اور المیوں کے پس منظر میں کار فرما تلخ حقائق سے باخبر کیا جائے۔ قیامِ پاکستان کے مقاصد آج تک پورے نہیں ہوئے۔ ان حالات میں جشن منانا، خود فریبی ہے۔ ان خیالات کا اظہار نامور مجاہد آزادی اور عظیم خطیب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد میں منعقد ایک خصوصی تقریب میں کیا گیا۔ تقریب کی صدارت ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مرکزی کنوینر مجلس احرار اسلام پاکستان نے کی۔ تقریب کا اہتمام مجلس احرارِ اسلام ملتان نے دار بنی ہاشم مہربان کالونی میں کیا تھا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ملتان کے صدر جناب چودھری محمد شفیق ایڈووکیٹ نے کہا کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مجاہدین آزادی کے قافلہ سالار تھے۔ انہوں نے انگریز سامراج کے خلاف بیک وقت کئی محاذوں پر جنگ لڑی۔ مسلمانوں کے اعتقادی، تہذیبی، مذہبی اور اخلاقی تشخص کی حفاظت ان کا کارنامہ ہے۔ حکمت دین اور حالات زمانہ کا جو شعور امیر شریعتؒ کو حاصل تھا، اس میں وہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں ممتاز ہیں۔ ممتاز صحافی جناب ولی محمد واجد نے اپنے خطاب میں کہا کہ نئی نسل کے ذہنی اور فکری رابطے اپنے اسلاف اور قوم کے اصل ہیروز سے کمزور ہوتے جا رہے ہیں قوم میں مغرب کی ذہنی غلامی نفوذ کر چکی ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے قائدین حریت کے سوانح و افکار ہی کی روشنی میں پاکستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست حقیقی معنوں میں متشکل ہو سکتی ہے۔ مولانا مفتی منظور احمد تونسوی نے کہا کہ مصلحت پسندی، عافیت کوشی، مفاد پرستی اور قول و عمل کا تضاد وہ خرابیاں ہیں جن کے جہاد کی ضرورت ہے۔ جماعت اسلامی کے رہنما ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ نے کہا کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا وجود سامراج دشمنی کی علامت تھا۔ امیر شریعتؒ نے چوتھائی صدی سے زائد عرصہ برصغیر کے طول و عرض میں اپنی بے مثال خطابت کے ذریعہ سے فرنگی سامراج کے خلاف مزاحمت کی جرات اور جذبہ پیدا کیا۔ ان کا کردار تاریخ کی بہت بڑی ضرورت تھا۔ آج امریکی سامراج مسلمانوں کی دینی حمیت اور ملی تشخص سے خائف ہو کر، ہمارے درپے آزار ہے، ہم نے پچاس سال میں اپنی سیاست و معیشت امریکہ اور اس کے گماشتوں کے ہاتھ میں دے کر، اپنی آزادی کو بے وقار اور بے معنی بنا دیا ہے۔ آج قوم کو امیر شریعتؒ کی دینی غیرت، سامراج دشمنی اور

ایثار و قربانی کے یاد دلانے اور اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنی تقریر میں کہا کہ امیر شریعتؒ نے تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں برصغیر میں کلیدی کردار ادا کیا۔ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کا اثاثہ ان کا کردار تھا۔

صدر تقریب حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جدوجہد ان تمام افراد اور طبقات کے خلاف تھی جو انگریزی مفادات کے نگران اور نگہبان تھے۔ جاگیرداروں، سرمایہ داروں استحصال پیشہ مذہبی وڈیروں، مفاد پرست سیاست دانوں اور منافقانہ رویوں کے حامل دانشوروں کو امیر شریعتؒ نے کبھی معاف نہ کیا۔ انہوں نے معاشی طبقہ واریت اور مذہبی فرقہ واریت کے خلاف ایک نظام فکر کو اجاگر کیا۔ انہوں نے باطل افکار و نظریات، ظالم و غاصب حکمرانوں اور لادینی نظام سیاست و معیشت کے خلاف بھرپور مزاحمت کی اور مفاہمت کا ہر امکان مسترد کر دیا۔ آج بھی پاکستان کی بقاء جمہوریت اور سیکولرزم کی لادینیت سے نجات حاصل کرنے میں ہے۔ تقریب رات گئے تک جاری رہی تقریب میں حافظ احمد معاویہ نے بھی خطاب کیا۔ حافظ محمد اکرم صوفی عبد الغفار اور حسین اختر لدھیانوی نے امیر شریعت کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

حافظ رحیم بخش

مسجد نور ملتان میں قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی کا خطاب

شاہ جی کی خدمات تحریکِ آزادی کے ماتھے کا جھومر ہیں
علماء تحریکِ آزادی میں شامل نہ ہوتے تو ہم آج بھی غلام رہتے
اتنی عظیم قربانیوں کے باوجود ملک میں انگریز کا نظام نافذ ہے

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے کنوینر (عارضی منتظم) ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے ۲۹ اگست کو مسجد نور تغلق روڈ ملتان میں حضرت امیر شریعت کی یاد میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزادی جیسی نعمت حاصل کرنے کے لئے ہمارے اکابر نے جن مصائب کو برداشت کیا ہے، آج کی نسل ان کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی میں علماء شامل نہ ہوتے تو ہم آج بھی غلام ہوتے لیکن اتنی عظیم قربانیوں کے بعد حاصل کیے گئے ملک میں حکمرانوں نے اسلامی نظام کے بجائے انگریزوں کے نام نہاد جمہوری اصولوں کو نافذ کر رکھا ہے۔ اس نظام کی بدولت ہم آج تک ایک قوم نہیں بن سکے بلکہ مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ اسلامی بنیادوں پر حاصل کیے گئے ملک میں اسلامی نظام ہی ملک کی صورت حال کو بہتر کر سکتا ہے۔ اس موقع پر مدرسۃ العلوم الاسلامیہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے تاکہ ملک کو ترقی کی راہوں پر گامزن کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی دینی، قومی اور سیاسی خدمات تحریک آزادی کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ حضرت شاہ جی نے مجلسِ احرار اسلام کے سٹیج سے انگریز سامراج اور اس کے پالتو فتنہ قادیانیت کی زبردست سرکوبی کی۔

پیر محمد ابوذر
(ناظم نشرواشاعت، مجلس احرار اسلام راولپنڈی)

✪ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے وحدت امت اور تحفظِ ختم نبوت کے لئے تاریخ ساز جدوجہد کی

✪ سامراج کے خلاف شاہ جی کا کردار تمام جماعتوں پر بھاری ہے

پریس کلب راولپنڈی میں منعقدہ تقریب سے سید محمد کفیل بخاری، ہارون الرشید، عبداللطیف خالد چیمہ، محمد عمر فاروق اور دیگر مقررین کا خطاب

مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے زیرِ اہتمام ۲۱ اگست ۱۹۹۷ء کو تحریک آزادی کے نامور جرنیل اور مجلس احرار اسلام کے بانی حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے چھتیسویں یومِ وفات کے موقع پر پریس کلب راولپنڈی میں امیر شریعت سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی سید محمد کفیل بخاری (مدیر ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت ملتان) تھے، ڈاکٹر جمال الدین محمد انور نے صدارت کی اور جناب محمد عمر فاروق نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر کارروائی کا آغاز ہوا جو چھے بجے شام تک جاری رہا۔

جناب سید محمد کفیل بخاری نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا کہ برصغیر سے انگریز سامراج کے انخلاء کا سہرا علماء حق کے سر ہے جنہوں نے سامراج کی غلامی کی طویل رات کو ختم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا کر آزادی کی جنگ جیتی۔ امیر شریعت اور ان کے رفقاء نے مجلس احرار اسلام کے سٹیج سے جس جرأت اور بہادری کے ساتھ انگریز سامراج کے ظلم کا مقابلہ کر کے اسے ہندوستان سے نکال باہر کیا۔ وہ تحریکِ آزادی کا ناقابلِ فراموش باب ہے۔ آزادی کی تاریخ میں یہ کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ پچاس برسوں میں برسرِاقتدار حکمرانوں نے قیام پاکستان کے مقاصد سے نہ صرف انحراف کیا بلکہ دینی اقدار کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا جس کی وجہ سے قومی اور اخلاقی پستیوں اور فکری گمراہیوں کے دروازے کھل گئے۔ آج بھی سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے رہنما کی ضرورت ہے جو قوم کو پستیوں سے نکال کر اوجِ ثریا سے ہمکنار کر دے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ فرقہ وارانہ جنگ کے پسِ منظر میں مسلمانوں کو اسلام، دینی اقدار، دینی مراکز، دینی شخصیات اور دینی کردار سے دور کرنے کی گہری سازش کارفرما ہے۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر وحدت امت اور جذبۂ جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمیں بنیاد پرستی کا طعنہ دے کر بظاہر بدنام کیا جارہا ہے۔ جبکہ "بنیاد پرستی" ہمارے لئے طعنہ نہیں، ہماری شناخت اور علامت ہے۔ توحید و ختمِ نبوت اور اسوۂ صحابہ، ہر مسلمان کی فکری بنیاد ہے۔

انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے ذریعے اسلامی نظام کا نفاذ تو کجا اصلاحِ احوال بھی ممکن نہیں۔ جمہوریت ایک

کافرانہ نظام ریاست ہے اور اسلام کفر کے سہاروں کا محتاج نہیں ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی پچاس سالہ طویل جدوجہد میں مسلمانوں کو متحد کیا، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مسالک کو ایک مرکز پر اکٹھا کیا۔ سامراج کے خلاف نفرت پیدا کر کے اس کے اقتدار کا خاتمہ کیا۔ مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، سماجی اور معاشرتی خدمات انجام دیں۔ حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے:

اللہ کی عبادت، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، انگریز کی بغاوت اور مخلوق کی خدمت میری زندگی کا نصب العین ہے۔

مجلسِ احرار اسلام کے مرکزی رہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ مجلسِ احرار اسلام، امیر شریعت کے مشن کی وارث ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی جماعت مجلسِ احرار اسلام اگر قادیانیت کا تعاقب اور محاسبہ نہ کرتے تو آج ملک کفر و ارتداد کی مکمل گرفت میں ہوتا۔ انہوں کہا کہ تحریک آزادی کی جدوجہد میں امیر شریعت اور احرار کا تاریخ ساز کردار ملک و ملت کے لئے باعث فخر ہے۔ بعض پیشہ ور تاریخ نویسوں نے آزادی کے ان متوالوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لیکن یہ پیشہ ور بددیانت مؤرخین اپنی تمام تر کوشش کے باوجود آزادی کے ان محسنوں کو تاریخ سے محو نہیں کر سکے۔

ممتاز کالم نگار محترم ہارون الرشید نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے برصغیر میں عوام کے ذہنوں سے انگریز کے خوف کو دور کیا اور ان کا کردار تمام جماعتوں کے کردار پر بھاری رہا۔ وہ مصلحت سے پاک اور بے خوف شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے غیر ملکی کلچر کو رواج دینے کی کوشش کرنے والوں کی بھرپور مزاحمت کی۔

حرکت الانصار کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا قاسم نے کہا کہ آج امت مسلمہ کو امیر شریعت جیسے مجاہد کی ضرورت ہے احرار نے 1931ء میں آزادیٔ کشمیر کے لئے پہلی منظم جدوجہد کا آغاز کیا آج کشمیر کی آزادی کے لئے لڑی جانے والی جنگ احرار کی اس تحریک کی ہی مرہونِ منت ہے۔ مجلسِ تحفظ ختم نبوت کے مبلغ جناب اورنگ زیب اعوان نے کہا کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کو سب سے پہلے امیر شریعت نے عوامی سطح پر منظم و مربوط کیا اور لوگوں میں دینی شعور کی بیداری پیدا کی۔ مولانا حسین احمد ذیشانی نے کہا کہ شاہ جی اور احرار کی جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ پروفیسر عبدالواحد سجاد نے کہا کہ شاہ جی نے اپنی تمام تر خداداد صلاحیتوں کو عقیدۂ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

مولانا عبدالغفور نے کہا کہ امیر شریعت کی روح ہم سے متقاضی ہے کہ ہم گروہ بندی کو ترک کر کے حکومتِ الٰہیہ کے نفاذ کے لئے ایک اکائی کا مظاہرہ کریں۔ حافظ ابوذر غفاری نے کہا کہ پوری دنیا میں ہونے والی مرزائیت کے خلاف جدوجہد دراصل امیر شریعت کا صدقہ جاریہ ہے۔ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ تک مرزائیت کے خلاف کام ہوتا رہے گا اور ہم دنیا کے ہر خطہ پر ختم نبوت کا پرچم لہرائیں گے۔

محمد عمر فاروق نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تمام مکاتبِ فکر کو مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور رواداری کی بے نظیر مثال پیش کی آج بھی فرقہ واریت کے سد باب کے لئے شاہ

بقیہ ص ۵۹ پر